روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۲۹ ۴۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۰ | بدھ ۲۰ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ' یکم احسان ۱۳۷۳ ہش' یکم جون ۱۹۹۴ء

اپنے تمام معاملات میں اپنا محاسبہ خود کریں

یہ بات کہ دین کو ہم نے دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں ہم کو واجب ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں دین کے ہوں یا دنیا کے متعلق ہوں یا مال کے متعلق' ہر وقت سوچتے اور پرکھتے رہیں اور اپنا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے آپ کریں۔ اور جب خدا کی راہ میں قدم اٹھایا جاتا ہے تو معرفت کا نور ملتا ہے۔ بس کوشش کرو۔ (بخشش طلب کرو) اور جس درخت کے ساتھ تم نے اپنا آپ پیوند کیا ہے اس کے رنگ میں رنگین ہو کر قدم اٹھاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کردیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست وپا ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمارؓ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں۔ کل مرجاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سُست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دنیا سے منع نہیں کرتا' بلکہ (دنیا کی بھلائی) کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست وپا ہو کر بیٹھ رہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۶۵)

فہرست نماز جنازہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۱۳۔ مئی ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن بوقت ۳۰۔۱۱ بجے دن جو جنازے پڑھائے ان کی فہرست ذیل میں درج ہے۔

جنازہ حاضر=
مکرم ارشد جاوید صاحب

جنازہ غائب=
۱۔ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ ملک سلطان علی صاحب ریحان (یہ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کی بیٹی تھیں۔ سفارش صدر انجمن)
۲۔ مکرم میاں عبدالمنان صاحب (لاہور)
۳۔ مکرم شیخ محمد سلیم صاحب (دنیاپور۔ ضلع ملتان)
۴۔ مکرمہ بخت بھری صاحبہ (ربوہ) والدہ محمد یعقوب خان صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت کینیڈا
۵۔ مکرم الامی کروما آف لیسٹر۔ یہ لوکل معلم بھی تھے۔
۶۔ مکرم پاکمبو وانڈی Pakimbo Vandi چیفڈم سپیکر بواجے بو صدر جماعت
۷۔ پا آنسومانا Paansumana امام آف بالاہون جماعت (نمبر ۵-۶-۷ کی سفارش امیر صاحب سیرالیون نے کی ہے)
۸۔ مکرمہ حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ محمد دین صاحب سابق مالی بہشتی مقبرہ قادیان۔
۹۔ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب اڑیسہ
۱۰۔ مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش (قادیان)

باقی صفحہ ۸ پر

جو ہماری دلی خواہش ہے اور ہماری روح کے اندر ایک تڑپ ہے کہ ہماری زندگیوں میں (دین حق) ساری دنیا میں غالب آجائے۔ اللہ کرے کہ وہ دن ہمیں دیکھنا نصیب ہو۔

(از خطبہ ۱۰۔ مئی ۱۹۷۴ء)

قربانیوں کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کے پیار کی علامت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کمزور ہے اور اسے ان طاقتوں کے صحیح استعمال کا بھی شعور نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہیں سوائے اس کے کہ خود اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتوں کے نزول کے ساتھ اس کی رہبری کرے۔ پس جب آپ کے سامنے اس قسم کی قربانیوں کی اپنے ہی متعلق مثالیں آئیں تو آپ کے دل میں کبر اور غرور اور فخر نہیں پیدا ہونا چاہئے بلکہ آپ کے سر اور بھی جھک جانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اور بھی عاجزی کے ساتھ آپ کو دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ وہ غفور اور پردہ پوش ہے اگر وہ اپنی رحمت سے پردہ پوشی نہ کرے تو ہمارا کیا پوشی کرتا ہے اور پھر اس پردہ کے اندر ہی ہمارے لئے پہلے سے بڑھ کر اعمال صالحہ بجا لانے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے زور سے ایسا نہیں کیا۔ اور جو ہمیں پہچانتا نہیں اور صرف دنیاوی نگاہ رکھتا ہے اور دینی بینائی اسے حاصل نہیں اس کیلئے بڑی حیرانی کی بات ہوتی ہے کہ یہ کیا ہو گیا۔ لیکن جماعت کیلئے حیرانی کی بات نہیں۔ جماعت کے لئے عاجزی اور انکساری کا لمحہ ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کتنا رحم کرتا ہے کہ کس طرح وہ بشاشت کے ساتھ ان فانی چیزوں کو پیش کرنے کی ہمیں توفیق دیتا ہے اس وعدہ کے ساتھ جسے ہم علیٰ وجہ البصیرت درست اور صحیح سمجھتے ہیں کہ فانی اشیاء دے کر لافانی رزق ملے گا جس کے متعلق آیا ہے (کہ وہ کبھی ختم نہیں ہو گا) اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ملے گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جن جنتوں کا اس دنیا میں اس نے وعدہ دیا وہ اپنے وعدوں کو پورا کرے گا اور جن جنتوں کا اس دنیا سے گزر جانے کے بعد انسان کو وعدہ دیا گیا ہے وہ وعدے بھی اسی کے فضل سے ہمارے حق میں پورے ہوں گے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ سے پیار کی علامت ہے یہ تمہاری طاقت کا مظاہرہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی آنکھ سے تمہیں دیکھا اور اس کی راہ میں وہ چیز پیش کرنے کی تم نے توفیق پائی کہ جس کے نتیجہ میں وہ رزق ملتا ہے جو ابدی ہے فانی نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی ہمیشہ اپنی راہ میں ان قربانیوں کے پیش کرنے کی توفیق دے جنہیں وہ اپنی رحمت سے قبول کرے ان کے وہ نتائج نکالے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

یکم احسان ۱۳۷۳ ہش یکم- جون ۱۹۹۴ء

جماعت کی بھاری اکثریت متقی ہے

ہر شخص اپنے آپ کو اچھا ہی سمجھتا ہے- ہر شخص مطمئن ہے کہ وہ ویسا ہی ہے جیسا اسے ہونا چاہئے- استثناء تو ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور اس معاملہ میں بھی استثناء موجود ہے- کیونکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی ذہنی مرض میں مبتلا ہو کر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں یا جو بار بار ناکام ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو موردالزام سمجھتے ہیں لیکن اس قسم کے لوگوں کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ایسا ذہن عطا کیا ہے اور ایسا دل دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے- دوسروں میں خامیاں تو اسے نظر آتی ہیں- کہتے ہیں نا کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آ جاتا ہے- دوسروں کی بات بات میں انسان کیڑے نکالتا ہے- لیکن اپنے متعلق یہی سمجھتا ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے- اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ایسا نہ ہو تو زندگی اجیرن ہو جائے مایوسی کا شکار ہو کر انسان صحت بھی کھو بیٹھے- اور پھر جان سے بھی ہاتھ دھو لے- بالفاظ دیگر اپنے آپ کو اچھا سمجھنا اکسیر کا کام دیتا ہے-

اور اگر انسان نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہو بلکہ واقعی اچھا ہو- اچھے اچھے کام کرتا ہو- خود بھی خوش ہو اور لوگ بھی خوش ہوں تو پھر تو بات ہی کیا ہے- اور اگر اس کے اچھا ہونے کا سرٹیفکیٹ اسے ایک انتہائی بااعتماد شخص سے مل جائے تو سونے پہ سہاگہ- احمدیہ جماعت کے افراد اس زمانے میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ ساری دنیا کو خدا کے آستانے پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں- اپنے کردار سے وہ سب کو باور کروا رہے ہیں کہ جو کچھ ہیں اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ قابل تقلید ہے- جماعت کے احباب کی اکثریت- بلکہ غالب اکثریت اعلیٰ معیار پر قائم ہے اور اس سلسلے میں اسے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب- امام جماعت جماعت احمدیہ کی طرف سے جو سرٹیفکیٹ ملا ہے وہ ملاحظہ کے قابل ہے- اور اس پر جماعت جتنا بھی فخر کرے کم ہے- ہم تو کرتے ہیں- ہم اپنی ذات کے متعلق یہ تو نہیں کہتے ہیں کہ ہم یقیناً تقویٰ پر قائم ہیں لیکن جماعت کے ایک فرد ہیں اور خدا کا شکر کہ پیدائشی طور پر جماعت کے فرد ہیں- ہمیں حضرت صاحب کے ان ریمارکس پر فخر ہے- اور ہماری دعا ہے کہ اگر ہم میں کوئی خامی ہے اور خامی تو یقیناً ہو گی- وہ اللہ دور کرے-

حضرت صاحب کے ریمارکس :-

میں جماعت احمدیہ کو مخاطب ہوں جن کی بھاری اکثریت کے متعلق میں جانتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ تقویٰ پر قائم ہیں- اس لئے کہ خدا کا سلوک ان سے وہ ہے جو متقیوں سے کیا جاتا ہے- اس لئے کہ خدا کی وہ تائیدات ان کو نصیب ہیں جو متقیوں کو نصیب ہوا کرتی ہیں- پس دلوں پر تو میری کوئی نظر نہیں مگر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں بتا رہی ہیں کہ وہ متقیوں کی جماعت ہے جس کے ساتھ وہ مسلسل اس قدر کثرت کے ساتھ احسان اور رحمت اور فضلوں کا سلوک فرماتا چلا جا رہا ہے-

جور و ستم جو مجھ پہ روا رکھ رہا ہے آج
ہو گا خدا کے فضل سے کل میرا ہمسفر
اپنی زبان سے بات سنائے گا آج کی
اور ہو گا اس کا چہرہ ندامت سے تر بتر

ابوالاقبال

دوستی کا رشتہ

مجھ سے کوئی بگڑ جائے تو مجھ کو منانا آتا ہے
اپنے دل کو بات کا ہر پہلو سمجھانا آتا ہے

اپنی کوئی بات غلط ہو، میں رک جاتا ہوں فی الفور
اس کی جیسی کیسی بات کو بھی اپنانا آتا ہے

نادم ہو کر میں خود اپنا ہاتھ بڑھانے لگتا ہوں
دل کی گہرائی سے مجھ کو اشک بہانا آتا ہے

پھر سے گھل مل جانے کو مشروط بنانا کیا معنی
ہو صدق و صفا جس دل میں اسے ہر عہد نبھانا آتا ہے

بہتر ہے یہی ہر غصہ کی حدّت کو ہم محدود کریں
ہم ہوش کریں تو جوش کے جذبے پر چھا جانا آتا ہے

جس شخص کو ہم نے دوست کہا وہ رشتہ توڑ کے جائے کیوں
ہم اس کو جانے ہی کیوں دیں، وہ ہم کو چھوڑ کے جائے کیوں

نسیم سیفی

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے

شعبہ امداد طلباء کے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے- اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں-

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے-

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے- براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں-

(ناظر تعلیم)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

خود تراشیدن از خودی فرماں
آں نہ حکم خداست اے ناداں

اپنی مرضی سے حکم گھڑ لینا اے نادان یہ خدا کا حکم نہیں ہو سکتا

نہ بعرف است و نے بعقل روا
کہ شود ظن خویش حکم خدا

عرفِ عام اور عقل دونوں کی رو سے یہ جائز نہیں کہ اپنا ظن خدا کا حکم بن جائے

حکم اُو آں بود کہ اُو فرمود
پس چو فرمود خود نگہ کن زُود

اس کا حکم تو وہ ہے جو خود اس نے دیا اور جب وہ حکم دے دے تو فوراً توجہ کر

کہ ازیں شد ثبوتِ وحیِ خدا
شد ضرورت مسلمش زیں جا

کیونکہ اسی بات سے خدا کی وحی کا ثبوت ملتا ہے اسی دلیل سے خود اس کی ضرورت بھی ثابت ہوتی ہے

گر دہندت بصیرتِ دینی!
در گمانہا ہلاکِ خود بینی!

اگر تجھے دینی معرفت نصیب ہو تو تو گمان میں اپنی ہلاکت دیکھے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ خدا کا حکم خدا ہی کی طرف سے آنا چاہئے۔ جیسا کہ ہم خوب جانتے ہیں کسی کی طرف بات منسوب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بات اسی شخص نے کہی ہو۔ یہ نہیں کہ بات ہم اپنی طرف سے بنالیں اور منسوب کسی اور کی طرف کر دیں۔ کوئی شخص بھی اس بات کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کی طرف سے از خود بات بنا کر لوگوں کو بتائی جائے۔ اگر انسانوں کے ساتھ ایسا ہے تو خدا کی طرف کسی بات کا منسوب کر دینا کتنی بڑی بات ہے اور کتنی ناواجب بات ہے۔ انسان سوچے تو اپنی طرف سے اور کہہ دے کہ یہ خدا نے کہا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسی بات کسی صورت میں بھی خدا تعالیٰ کی بات نہیں ہو سکتی جو حکم خدا دیتا ہے یا دینا چاہتا ہے وہ خود دیتا ہے نہ کہ انسان کو اس بات کی چھوٹ مل گئی ہے کہ وہ خود کوئی بات سوچے اور خدا کی طرف منسوب کر کے کہہ دے یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ عرف عام میں بھی یہ بات ناقابل قبول ہے اور عقل بھی اس طریق کو دھکے دیتی ہے۔ اپنے ظن کو' اپنے خیال کو اپنی طرف سے بنائی گئی بات کو خدا کا حکم بتانا بہت غلط بات ہے۔ خدا کا حکم تو وہی ہے جو وہ خود بتائے خود کہتا ہے کہ اس طرح کرو اور اس طرح نہ کرو چنانچہ جب انسان کو پتہ چل جائے کہ خدا نے کہا ہے کہ اس طرح کرو اور اس طرح نہ کرو تو اس کا فرض ہے کہ وہ فوراً اس بات کی طرف توجہ دے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کا بھی یہی ثبوت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا اپنا فرمان ہوتا ہے اور چونکہ انسانی زندگی کی رہنمائی کے لئے سب سے زیادہ احسن اور سب سے زیادہ بہتر خدا تعالیٰ ہی کا فرمان ہے۔ کیونکہ وہی ہماری کنہہ جانتا ہے اسی کو معلوم ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کس بات سے بچنا چاہئے۔ کیا بات ہماری بہبود میں ہے اور کیا بات ہماری ابتری کا سامان مہیا کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کے فرمان کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی بات خدا تعالیٰ کی وحی میں موجود ہے کوئی حکم خدا تعالیٰ نے دیا ہے تو پھر اس سے گریز کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنے ہر کام کو ڈھال لے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دار الضیافت ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی

تلقین عمل

ہمارے استاد اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور لڑکوں کی نگرانی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کرتے اس میں شک نہیں کہ بہت حد تک نتیجہ کی ذمہ داری لڑکوں پر بھی ہے لیکن جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے۔ میں اس کی ذمہ داری استادوں پر ڈالتا ہوں انہوں نے کیوں ان کی نگرانی نہیں کی۔ جہاں تک شوق پیدا کرنے کا سوال ہے خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ طلباء کے لئے ایسے طریق سوچیں جن کی وجہ سے خدام میں تعلیم کا شوق ترقی کرے بہر حال نگرانی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ پڑھائی کے وقت سب خدام گھروں میں بیٹھ کر پڑھائی کریں۔ اور جو طالب علم باہر پھرتا ہوا پکڑا جائے اس سے باز پرس کی جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدام اس پر عمل کریں تو جن طالب علموں کو باہر پھرنے کی عادت ہے وہ خود بخود گھر میں سٹڈی کرنے پر مجبور ہوں گے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ باہر تو پھر نہیں سکتے۔ چلو کوئی کتاب ہی اٹھا کر پڑھ لیں۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ "جاندے چور دی لنگوٹی ہی سہی" اگر چور چوری کر کے بھاگا جا رہا ہو تو تم اس سے کچھ اور نہیں چھین سکتے تو اس کی لنگوٹی ہی چھین لو۔ آخر کچھ نہ کچھ تو تمہارے ہاتھ آ جائے گا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانہ میں ایک فقیر تھا جو اکثر اس کمرے کے سامنے جہاں پہلے محاسب کا دفتر تھا بیٹھا کرتا تھا۔ جب اسے کوئی آدمی احمدیہ چوک میں سے آتا ہوا نظر آتا تو کہتا ایک روپیہ دے دے۔ جب آنے والا کچھ قدم آگے آجاتا تو کہتا۔ اٹھنی ہی سہی۔ جب وہ کچھ اور آگے آتا تو کہتا۔ چونی ہی سہی جب اس کے مقابل پر آجاتا تو کہتا دو آنے ہی دے دو۔ جب اس کے پاس سے گذر کر دو قدم آگے چلا جاتا تو کہتا۔ ایک آنہ ہی سہی۔ جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا۔ دھیلہ ہی سہی۔ جب جانے والا اس موڑ کے قریب پہنچتا جہاں سے بیت الاقصیٰ کی طرف مڑتے ہیں تو کہتا۔ پکوڑا ہی دے دے۔ جب دیکھتا کہ آخری نکڑ پر پہنچ گیا تو کہتا مرچ ہی دے دے۔ وہ روپے سے شروع کرتا اور مرچ پر ختم کرتا اسی طرح کام کرنے والوں کو بھی یہی سمجھنا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ تو ہمارے ہاتھ آ ہی جائے گا۔

اگر پہلی دفعہ سو میں سے ایک پڑھائی کی طرف توجہ کرے گا تو اگلی دفعہ دو ہو جائیں گے ان سے اگلی دفعہ چار ہو جائیں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ بڑھتے چلے جائیں گے پس کام کرو اور پھر نتیجہ دیکھو۔ جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہو سکتے ہیں لیکن جن کے من حرامی ہیں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کام کرتے ہیں لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہنے سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری محنت کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے دشمنی نکال رہا ہے۔ یہ کہنا کس قدر حماقت اور بے وقوفی کی بات ہے گویا اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ لیکن اچھے یا برے نتیجے کا دارومدار ہمارے اپنے کام پر ہوتا ہے کسی شخص نے ۱۰۔ ۱ حصہ کسی کام کے لئے محنت کی تو قانون قدرت یہی ہے کہ اس کا ۱۰۔ ۱ نتیجہ نکلے۔ اب اس کے ۱۰۔ ۱ حصہ نکلنے کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کی وجہ سے ۱۰۔ ۱ حصہ نتیجہ نکلا ورنہ اس نے محنت تو زیادہ کی تھی۔ قانون قدرت کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا لیکن شرارتی نفس یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اپنا سارا فرض ادا کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنا فرض ادا کرنا بھول گیا۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے۔

پس جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے۔ نتائج ہمارے ہی اختیار میں ہیں اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو سمجھ لو کہ ہمارے کام میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ کوشش کرنا چاہئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آسکیں۔ اگر ہمارے پاس ریکارڈ محفوظ ہو تو ہم اندازہ کر سکیں گے کہ پچھلے سال سے اس سال نمازوں میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ تعلیم میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ کتنے خدام پچھلے سال باہر کی جماعتوں سے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے آئے۔ اور کتنے اس سال آئے ہیں۔ اسی طرح باہر کی خدام الاحمدیہ کی جماعتیں بھی اپنے ہاں ان باتوں کا ریکارڈ رکھیں کہ پچھلے سال تعلیم کتنے فی صدی تھی اور اس سال کتنے فیصدی ہے۔ اخلاق میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی۔ اور یہ قانون بنا دیا جائے کہ ہر جماعت یہاں اجتماع کے موقعہ پر اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائے۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا قدم ترقی کی طرف جا رہا ہے یا تنزل کی طرف۔ اس میں شبہ

باقی صفحہ ٦ پر

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

تربیتی مضامین

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نوراللہ مرقدہ نہایت شگفتہ سلیس اور سادہ زبان میں بہت مفید و دلچسپ مضامین تحریر فرمایا کرتے تھے جو بالعموم روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے تھے۔ بعض اوقات یہ مضامین کسی سائل کے سوال کے جواب میں لکھے جاتے اور کبھی کسی اہم اور ضروری مضمون پر حضرت میاں صاحب اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالتے۔ جماعت میں آپ کو جو بلند مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے آپ کے مضامین بہت توجہ سے پڑھے جاتے اور بہت عمدہ نتائج حاصل ہوتے۔

تربیتی مضامین ۳۳ مختلف مضامین اور ۷ پیغامات پر مشتمل قریباً ۳۰۰ صفحات کی کتاب ہے جسے برادرم فضل الرحمان صاحب نعیم نے کوئی تیس سال قبل تالیف وشائع کیا۔

چوہدری عبداللہ خانصاحب۔ امیر جماعت کراچی کی وفات پر حضرت میاں صاحب نے احباب کی تعزیت کا شکریہ اور جماعت احمدیہ کراچی کو مخلصانہ مشورہ کے دہرے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں تعزیتی خطوط لکھنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ حضرت چوہدری صاحب کی بعض خوبیوں کا ذکر فرمایا اور آخر میں فرمایا۔ بالآخر میں جماعت احمدیہ کراچی سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے جلد یا بدیر مرنا ہے مگر ترقی کرنے والی جماعتوں کا یہ کام ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پا جاتا ہے تو وہ اس کی وفات کی وجہ سے جماعت میں کسی قسم کا خلا نہیں پیدا ہونے دیتے بلکہ اگر ایک شخص مرتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے (نام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائم مقامی کے لئے) دس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں پس جماعت کراچی کا اس موقعہ پر اولین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں جس پر وہ اس وقت خدا کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے کہ دینی جماعتوں کی ترقی کی بنیاد ایمان اور عمل صالح کے بعد اصولاً چار باتوں پر ہوتی ہے یعنی اول اخلاص دوسرے قربانی تیسرے تنظیم اور چوتھے اتحاد۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کراچی کی جماعت کو یہ چار باتیں بصورت احسن حاصل ہو چکی ہیں تو ان کا فرض ہے کہ اس مقدس چاردیواری کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ اسے بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔

ایک مخلص خادم سلسلہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال کی وفات پر "جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں" کے عنوان سے آپ نے ایک مختصر مگر موثر مضمون تحریر فرمایا اس کے آخر میں آپ نے لکھا۔

میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے درد دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں اور اپنے دل میں ایسا عشق اور خدمت دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو اور ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اس کی اولیٰ سے بھی بہتر ہو یقیناً" اگر ہمارے نوجوان ہمت کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصول ہرگز بعید نہیں کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے جو حضور نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے مجھے بارہا خبر دی ہے کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل کی روشنی سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا اور پھلے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا" خدا کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس عظیم الشان بشارت سے حصہ پائیں .... یاد رکھو ایسی زندگی چنداں شاندار زندگی نہیں سمجھی جا سکتی کہ انسان ایک بلبلہ کی طرح اٹھے اور پھر بیٹھ جائے... بلکہ اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اس کے دوستوں اور اس کے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعہ روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں"۔ اس مضمون کے تسلسل میں آپ نے ایک اور مضمون "اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار" کے عنوان سے بھی تحریر فرمایا۔

اس نہایت کار آمد مجموعہ میں تربیتی مضامین کے علاوہ بلند پایہ علمی مضامین جیسے کیا ایمان بڑھتا گھٹتا ہے۔ زندگی کے بیمہ کے متعلق نظریہ مسئلہ تقدیر "پردے کے سات بنیادی نکات" "جنات کا وجود" دوستوں کو علمی اور "تحقیقی مضامین لکھنے کی دعوت" بھی شامل ہیں۔

> ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوئے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگان

ملک محمد مستقیم

حضرت مولوی محمد دین صاحب

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب آف سڑوعہ کے منجھلے بیٹے اور میرے چھوٹے بھائی تھے۔ والد صاحب نے اپنے بھانجے مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی تحریک پر مولوی محمد الدین صاحب کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے لئے داخل کرایا۔ جہاں سے انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ابتدائی تحریک جدید کے زمانہ ۱۹۳۶ء میں اولین سہ سالہ دور کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا اور انہیں دعوت الی اللہ کے لئے یورپ میں بلقان سٹیٹس البانیہ میں بھیجا گیا۔ مولوی صاحب نے البانیہ کے دارالخلافہ ٹیرانہ کے ایک ہوٹل میں قیام کر کے دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا۔ یہ شاہ احمد زوغو کا زمانہ تھا۔ جس کے آباء مسلمان اور مجاہد تھے مگر شاہ خود بہت حد تک مغربی تہذیب سے متاثر ہو چکا تھا۔ تقریباً چھ سات ماہ کے عرصہ میں علماء ملک نے مولوی صاحب کو البانیہ کے لئے خطرہ کا الارم تصور کیا اور حکومت سے شکایت کر کے ان کو وہاں سے چوبیس گھنٹے کے اندر نکلوا دیا۔ اور مولوی صاحب ملک یوگوسلاویہ کے دارالخلافہ بلغراد جا پہنچے۔ وہاں ایک معزز گھرانہ میں احمدیت کا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہو گئے۔ مولوی صاحب کو اس خاندان کے رسوخ کی وجہ سے نقل و حرکت اور دعوت الی اللہ میں آسانی پیدا ہوئی اور آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی دو ایک کتابوں کا مقامی زبان میں ترجمہ کروا کر تقسیم و فروخت شروع کی اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ متوسط طبقے کے لوگوں اور غرباء کا تعارف کرایا۔ رفتہ رفتہ یہ سلسلہ شہری حدود سے باہر چل نکلا اور مولوی صاحب نے بلغراد سے باہر جانے کا پروگرام بنایا اور حکومت سے اجازت طلب کی کہ اتنے میں البانیہ سے مولوی صاحب کے اخراج کے کاغذات پہنچ گئے اور مولوی صاحب کو یوگوسلاویہ کی پولیس نے چوبیس گھنٹے کے اندر اپنے حدود سے نکال کر البانیہ میں داخل کر دیا اور البانیہ والوں نے یونان کی ملحقہ سرحد پر انہیں چھوڑ دیا۔ یونانی بندرگاہ سے ایک جہاز اٹلی جا رہا تھا۔ اس جہاز میں جانے کے لئے مولوی صاحب نے اپنے تمام کپڑے اور چند ایک اشیاء فروخت کر کے ٹکٹ خریدا اور اس طرح روم پہنچ گئے وہاں کے مربی مولوی محمد شریف صاحب نے مولوی صاحب کا خیر مقدم کیا اور تمام حالات سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو قادیان میں اطلاع دی اسی اثناء میں اٹلی نے چند لوگوں کو حجاز روانہ کرنا تجویز کیا جس میں مولوی صاحب کو بھی جگہ مل گئی اور مولوی صاحب براستہ قاہرہ (مصر) ایام حج سے بہت قبل ارض حرم میں داخل ہوئے۔ ماہ رمضان مکہ مکرمہ میں گزارا اور حرم کے قرب میں مقیم ہو گئے۔ دو تین ماہ بعد کسی نے حکومت کے پاس شکایت کر دی کہ مولوی صاحب احمدی ہیں جس پر وہاں کی پولیس نے انہیں گرفتار کر کے قید کر دیا اور ہندوستانی کونسل کی وساطت سے مولوی صاحب کی رہائی ہوئی اور انہیں واپس ہندوستان بھیج دیا گیا۔ اس عرصہ غریب الوطنی میں مولوی صاحب کی غذا چند لقمے تھے۔ مرچ سرخ کو چھوڑے ایک زمانہ گزر گیا تھا۔ پان دیکھنا تک نصیب نہ ہوا تھا۔ گھر پہنچ کر ہر چیز کو بہت قدر و شکر کے ساتھ کھاتے تھے۔ آہستہ آہستہ بھوک لگنے لگی اور آپ اصلی خوراک کے پیمانہ تک کھانے لگے۔

شہر انبالہ میں بابو عبدالغنی صاحب کی صاحبزادی سے شادی ہوئی جن سے ایک لڑکا جمال الدین ہے جو اب کراچی میں زیر تعلیم ہے۔

مولوی صاحب کو دوبارہ نظام سلسلہ نے ۱۹۴۲ء میں براستہ بمبئی ڈربن (افریقہ) کے لئے روانہ کیا یہ جنگ کے ایام تھے آپ "ٹلاوہ" نامی جہاز پر سفر کر رہے تھے کہ ۴۲-۱۲-۲۲ کی شب کو اچانک تارپیڈو سے وہ جہاز غرق ہوا اور مولوی صاحب میدان جہاد میں پہنچنے سے قبل نوجوانی میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

مولوی صاحب کی تمام زندگی سادہ اور مسافرانہ طرز پر بسر ہوئی۔ بچپن سے سیر و سیاحت کا شوق رہا۔ والد صاحب کے ڈاکٹری کے پیشہ کے تعلق سے خود بھی طب پڑھی اور یورپ میں ایک مرگی کے مریض کا بذریعہ شہد علاج کیا جس سے ان کی شہرت بطور معالج بڑھ گئی۔

میرے ساتھ اس قدر انس تھا کہ بہت کم جدا ہوتے تھے۔ چونکہ ان کی روانگی اچانک ہوئی تھی اس لئے میں ان کے ہمراہ بمبئی نہ جا سکا۔ اور انہیں جہاز میں جگہ بھی فوراً جاتے ہی مل گئی اور میں پہنچ نہ سکا۔ ان کے بعد یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم کبھی ملے ہی نہ تھے۔ مدتوں ان کی یاد نے تڑپایا۔ ان کا ایک پسندیدہ

باقی صفحہ ۶ پر

حسن آرا منیر

دوش بدوش

اپنی کتاب دوش بدوش میں حسن آرا منیر صاحبہ مزید کہتی ہیں:-

حضرت امام جماعت الثانی نے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو احمدی عورتوں کی ایک تنظیم قائم فرمائی۔ اس تنظیم کا نام "لجنہ اماء اللہ" یعنی اللہ کی لونڈیوں کی جماعت رکھا۔ پہلے یہ انجمن صرف قادیان میں تھی۔ پھر بڑھتے بڑھتے ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گئی چونکہ جماعت احمدیہ کا اولین مقصد اشاعت دین حق ہے جیسا کہ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا ہے۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اور لجنہ اماء اللہ کے عہد کے الفاظ بھی اس حقیقت کو آشکار کرتے ہیں کہ میں اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی۔ سو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت امام جماعت کی قیادت میں لجنہ اماء اللہ نے نہایت منظم رنگ میں ایسی ایسی شاندار مالی قربانیاں پیش کیں کہ جن کا اعتراف اپنے تو رہے ایک طرف بے گانوں نے بھی نہایت شاندار الفاظ میں کیا۔

ہندوستان کے صوبہ یو-پی میں مسلمانوں کی ایک قوم ملکانہ راجپوت کہلاتی ہے گو یہ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے تاہم ہندو عقائد اور رسموں کا ان پر اتنا اثر تھا کہ وہ مسلمان کہلانے کے باوجود بتوں کی بھی پوجا کرتے تھے۔ ان کو دوبارہ شدھ کرنے یعنی ہندو بنانے کی کوشش آریہ قوم ایک عرصہ سے کر رہی تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے سات مارچ ۱۹۲۳ء کو باقاعدہ اس فتنہ کے خلاف اعلان جہاد کیا گو حضرت صاحب نے عورتوں میں اس چندہ کی تحریک نہیں فرمائی تھی کیونکہ احمدی عورتیں اس سے پہلے جاری کردہ تحریکوں کے لئے چندہ فراہم کرنے میں مصروف تھیں لیکن احمدی عورتیں مالی جہاد کا کوئی بھی موقعہ کھونا نہیں چاہتی تھیں۔ اور ہر وقت منتظر رہتی تھیں کہ حضرت امام جو بھی مالی تحریک کریں اس پر خود ہی لبیک کہا جائے۔ چنانچہ اس فتنہ ارتداد کو روکنے کے لئے عورتوں نے بھی بے مثال قربانیاں پیش کیں۔ اور حضرت صاحب سے درخواست کی کہ ہماری رہنمائی کی جائے کہ ہم کس طرح کی خدمت بجا لائیں۔ کئی عورتوں نے خود کو اس علاقہ میں جانے کے لئے پیش کیا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے دو سو روپے چندہ دیا۔ لجنہ اماء اللہ قادیان نے بھی بیس بڑے ڈوپٹے ارسال کئے۔ تاکہ عید کے موقعہ پر ان راجپوت عورتوں کو دے دئے جائیں جنہوں نے اس فتنہ کا جوانمردی سے مقابلہ کیا ہے اور اس وجہ سے تکالیف برداشت کر رہی ہیں۔ ایک چھوٹا ڈوپٹہ حضرت صاحب کی صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ نے جن کی عمر اس وقت چھ سال تھی بھیجا کہ کسی چھوٹی ملکانی کو دے دیا جائے۔ عید الفطر کے موقعہ پر اس کے علاوہ مزید ڈوپٹے بھی بھیجے گئے اور کپڑے خرید کر ملکانیوں میں تقسیم کئے گئے۔ قلعہ رائے پور کی ایک غریب عورت نے اپنے گھر کا سارا سامان بیچ کر چندے میں دے دیا کچھ سامان بکا اور کچھ نیلام کر دیا گیا۔ اس خاتون کا نام زینب زوجہ فقیر محمد ہے۔ انہوں نے کل اثاثہ بیچ کر تیرہ روپے آٹھ آنے کی رقم پیش کی۔ ہر جگہ کی خواتین نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کوشش میں حصہ لیا۔

بیت الفضل لندن تثلیث کے تین مراکز میں صرف عورتوں کی مالی قربانیوں سے خانہ ہائے خدا کی تعمیر احمدیہ عورتوں کا ایسا کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ اور اس کے شیریں اثمار سے نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ ساری دنیا فیض یاب ہوتی رہے گی۔ اور تاریخ احمدیت میں احمدی عورت کا نام سربلند رہے گا۔ آنے والی نسلیں ان قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکیں گی۔ کیونکہ ان مراکز میں یہ ایک بیج تھا جو احمدی عورتوں نے سنگلاخ زمینوں میں محبت اور اخلاص کے ساتھ بویا۔ وہ بیج پھوٹ کر اب تناور درخت بن چکا ہے۔ اور اس سے نہایت خوش ذائقہ پھل حاصل ہو رہے ہیں اور اللہ نے چاہا تو یہ درخت تاقیامت سرسبز و شاداب رہے گا۔ تین مقامات ایسے ہیں جہاں صرف عورتوں کے چندہ سے خانہ ہائے خدا کی تعمیر ہوئی لیکن اس وقت میں بیت الفضل لندن کا ذکر کروں گی۔ باقی دو کا ذکر آگے آئے گا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد سب سے پہلی شاندار مالی تحریک بیت برلن کے چندے کی تھی۔ بعض نامساعد حالات کی وجہ سے یہ بیت تعمیر نہ کی جا سکی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے فیصلہ کیا کہ اسی مقصد کے لئے عورتوں نے جو چندہ دیا ہے اس رقم سے لندن میں بیت تیار کی جائے۔ اور یہ سب عورتوں کے نام سے موسوم کی جائے چنانچہ ۷۴۷۶۱ روپے کی رقم جو بیت برلن کے لئے عورتوں نے اکٹھی کی تھی بیت الفضل لندن کی تعمیر پر لگا دی گئی۔

بیت الفضل لندن کے لئے حضرت صاحب نے پہلے عورتوں اور مردوں دونوں کو تحریک کی تھی اور عورتوں نے اس تحریک میں دس ہزار چندہ ادا کیا تھا۔ چنانچہ یہ چندہ اور بیت برلن کے لئے جمع شدہ چندہ ملا کر کل ۸۳۰۰۰ روپے کی رقم بیت الفضل کے لئے عورتوں نے مہیا کی ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء کا دن جماعت کے لئے اور خصوصاً احمدی مستورات کے لئے ایک یادگار دن تھا۔ کیونکہ اس دن امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے بیت الفضل کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے سنگ بنیاد رکھنے سے قبل ایک مضمون پڑھا جس میں خانہ خدا کی تعمیر کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

کریم الدین احمد

احمدی خادمانِ قوم

ارض وطن کے لئے خادمان احمدیت کی خدمات ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ پچھلے دنوں روزنامہ THE NATION میں روزنامہ کے حربی آلات و واقعات کے ماہر ای ایس بخاری E.A.S BOKHARI نے اپنے مورخہ ۸۔ مارچ ۱۹۹۴ء کے کالم میں FROM PRIESTS To M109s کے عنوان کے تحت پاک افواج کے توپ خانہ کی یونٹ "FIGHTING FIFTEEN" کے یوم تاسیس کے حوالہ سے اس کی تاریخ اور اس کے قیام کے مختلف ادوار کا ذکر کیا ہے۔

اپنے اس کالم میں فاضل کالم نگار نے احمدیت کے ایک سپوت کرنل حبیب احمد جو کہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں کا ذکر نہایت اعلیٰ الفاظ میں کیا ہے۔ کرنل حبیب احمد کا بندہ اپنے ایک گزشتہ مضمون میں جو کہ والد محترم چوہدری صلاح الدین احمد کی یاد میں تحریر کیا تھا میں ضمناً ذکر کر چکا ہے۔ تحدیث نعمت کے طور پر دوبارہ ذکر کئے دیتا ہوں کہ تقسیم ملک کے وقت آپ لاہور میں ایک اعلیٰ فوجی عہدہ پر فائز تھے۔ مرکز احمدیت عارضی طور پر اس وقت لاہور میں قائم ہو چکا تھا۔ ملکی حالات اس وقت کچھ اس قسم کے تھے کہ غلہ اور اناج کی شدید قلت درپیش تھی۔ ان دنوں محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے سلوک کے صدقے محترم والد صاحب کی معیت میں آپ کو احباب جماعت کے لئے کچھ ٹرک گندم کا انتظام کرنے کی توفیق و سعادت عطا ہوئی تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کو والد صاحب کی یہ خدمت خوب بھائی تھی بعد ازاں والد صاحب کو ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے عہدہ پر مقرر فرمایا تھا۔ جس پر والد صاحب کو ایک عرصہ تک خدمت دین کی توفیق و سعادت عطا ہوئی۔

محترم کرنل حبیب احمد صاحب فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل طور پر ربوہ ہی میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ اور یہیں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔

موصوف کالم نگار FIGHTING FIFTEEN یونٹ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ

"(یونٹ) کو آغاز میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اگر مجھے صحیح طور پر یاد ہے تو اس کا آغاز ایک بھیانک خواب تھا۔ درحقیقت اس طرح کے کام ہمیشہ سے ہی مشکل رہے ہیں۔ مجھے اس یونٹ کے ساتھ آغاز سے لے کر اس کی کمانڈ کرنے تک ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس کا ابتدائی تجربہ بلکہ خوف کن (مرحلہ تھا)۔ جیسا کہ عموماً ہوتا ہے آرٹلری سنٹر کی واضح ہدایات کے باوجود دوسری یونٹوں نے اپنے سب سے ناکارہ (اور نکمے) افراد ایس پی رجمنٹ کے لئے فارغ کئے (ایس پی رجمنٹ توپ خانہ کی سب سے بہتر رجمنٹ مقصود ہوتی ہے)۔ ان ٹوٹے پھوٹے افراد جن کی اکثریت غیر حربی یونٹوں سے آئی تھی کو بنانا اور سنوارنا ایک درد سر کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہمیں انہی کے ساتھ گذر کرنا تھا۔ ہمارے کمانڈنگ آفیسر کرنل حبیب احمد کو یہ اعزاز جاتا ہے کہ انہوں نے اس مختلف النوع افراد کے گروہ کو ایک (متحد) اور قابل میدانی توپ خانہ ٹیم میں تبدیل کیا۔ میں اسے ایک معجزہ قرار دیتا ہوں۔"

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے عطیات دیں

صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں۔ صدقات دیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے نادار اور مستحق مریضوں کا خیال رکھیں۔ فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مریض صدقات کے ذریعے علاج کرواتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

بین المملکتی حالات۔ واقعات۔ شخصیات۔

جنوبی یمن کا اعلان آزادی

جنوبی یمن کے لیڈروں نے متحدہ یمن سے علیحدگی کا باضابطہ اعلان کر کے آزادی حاصل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جنوبی یمن اس وقت شمالی یمن کے ساتھ خانہ جنگی کا شکار ہے۔ جنوبی یمن کی طرف سے آزادی کا یہ اعلان شمالی اور جنوبی یمن کے اتحاد کے ٹھیک چار سال بعد کیا گیا ہے۔

شمالی یمن کی طرف سے اس اعلان کو فوری طور پر ناجائز کہہ کر مسترد کر دیا گیا ہے۔ دو ہفتے سے شمالی یمن والے جنوبی یمن کی انتظامیہ کا تختہ الٹنے میں مصروف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جنوبی یمن بغاوت کر رہا ہے۔ اعلان آزادی کے ساتھ جنوبی یمن کے دارالحکومت عدن میں بے پناہ خوشیاں منائی گئیں ساڑھے تین لاکھ کی ابن آبادی کے شہر میں جنوبی یمن کی حکومت بحال ہونے پر شہر کے باشندے گلیوں میں نکل آئے۔ انہوں نے کاروں کے ہارن بجا کر اور ہوائی فائرنگ کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ متحدہ یمن کے نائب صدر علی سالم البید جو کہ جنوبی یمن کے لیڈر ہیں انہوں نے "ڈیموکریٹک ری پبلک آف یمن" کے قیام کا اعلان کیا۔ ان کا یہ اعلان عدن کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر کیا گیا۔ انہوں نے شمالی یمن میں اپنے حریف صدر علی عبداللہ صالح پر الزام لگایا کہ انہوں نے یمن کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیل دیا ہے انہوں نے صدر علی عبداللہ صالح کو ملک کی تقسیم کا ذمہ دار قرار دیا اور کہا کہ نیا ملک جمہوری اور پرامن بنیادوں پر ملک کے اتحاد کے لئے کام کرے گا۔ یمن کی حالیہ خانہ جنگی ۴ مئی کو شروع ہوئی۔ اس سے کئی ماہ قبل البید اور صالح کے درمیان اختلافات گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ ان کے اختلافات کی بنیاد ایک کروڑ ۳۰ لاکھ آبادی کے اس عرب جزیرہ نما میں اختیارات اور طاقت کی تقسیم تھی۔ اس آبادی میں سے صرف ۲۴ لاکھ افراد جنوب کے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

چار سال قبل ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء کو شمالی اور جنوبی یمن میں اتحاد ہوا تھا۔ لیکن گزشتہ سال اختلافات ابھر آئے۔ صدر صالح نے البید پر الزام لگایا کہ وہ علیحدگی پسند فوجوں کی قیادت کر رہے ہیں۔ جب کہ البید نے صالح پر الزام لگایا کہ وہ جنوبی یمن کو ویران کر دینا چاہتے ہیں اور ملک کے اقتدار میں سے ہر جنوبی کو نکال باہر کرنا چاہتے ہیں۔

جنوبی یمن کے لیڈر مسٹر علی سالم البید نے آزادی کا اعلان شمالی یمن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر تین روزہ جنگ بندی کے اعلان کے فوراً بعد کیا۔ شمالی یمن کے صدر صالح نے کہا ہے کہ وہ جنوبی یمن کے اعلان علیحدگی کے باوجود جنگ بندی کے سمجھوتے پر قائم رہیں گے۔ شمال کا کہنا ہے کہ یہ جنگ بندی جنوب کے لئے آخری موقع ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں اور شمال کی جائز حکومت کو تسلیم کر لیں۔

جنوبی یمن کے ایک نوجوان نے اپنے ہتھیار سے خوشی میں ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے "صدر" البید کی طرف سے اعلان آزادی عید کا بہترین تحفہ ہے۔ البید کی یمن سوشلسٹ پارٹی کو شمالی یمن کی فوجوں کو پیچھے دھکیلنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بھی درپیش ہے کہ وہ عرب ممالک سے اپنے اعلان آزادی کو تسلیم کروالیں۔

جنوب کے علاقے میں ملک کی بندرگاہ عدن اور تیل کے وسیع دخائر موجود ہیں۔ مصر کے صدر حسنی مبارک جو گزشتہ کچھ دنوں سے جنوب کے ساتھ اظہار ہمدردی کر رہے ہیں، انہوں نے جنوب کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے شمالی حریف کی جنگ بندی کی پیشکش قبول کر لیں۔ مصر کے جنوبی علاقے سے قریبی تعلقات ہیں۔ جنوب کو امید ہے کہ اس کی علیحدگی کو ہمسایہ سعودی عرب اومان اور متحدہ عرب امارات تسلیم کر لیں گے۔ ان ممالک نے شمالی یمن کے دارالحکومت صنعاء کے لیڈروں پر تنقید کی تھی کہ وہ جنگ کو ختم کرنے کا راستہ تلاش نہیں کر رہے۔ روس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اگر کسی عرب ملک نے جنوبی یمن کو تسلیم کر لیا ہے تو وہ بھی امریکہ سے مشورہ کے بعد، جنوبی یمن کو تسلیم کر لے گا۔ جنوبی یمن کو تسلیم کئے جانے کی صورت میں شمالی یمن کی فوجوں کو جنوبی یمن کے علاقوں پر قابض قرار دے دیا جائے گا۔ اور عدن پر حملہ بھی اسی طرح روکا جا سکتا ہے۔ تاہم ایک یورپی سفارت کار نے کہا ہے کہ جنوبی یمن کو تسلیم کئے جانے کے بعد بھی شمالی یمن پوری کوشش کرے گا کہ عدن پر قبضہ کر لے۔

صدر مملکت کا پیغام

صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے قوم پر زور دیا ہے کہ وہ دشمن کے ان ارادوں سے ہوشیار اور آگاہ رہیں جن کے ذریعہ سے وہ چاہتا ہے کہ پاکستان میں کبھی خوشحالی اور استحکام نہ آئے۔ عیدالاضحیہ کے موقع پر اپنے پیغام میں انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ اس موقع پر متحد رہنے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا عہد کریں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جو عظیم قربانی پیش فرمائی ہے اس کو یاد رکھیں۔

صدر نے کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم ایک بار پھر عیدالاضحیہ کا مقدس تہوار منا رہے ہیں۔ اس موقع پر میں پورے خلوص اور محبت کے ساتھ آپ سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اسلام کا ہر تہوار اپنے اندر مخفی فوائد اور خوبیاں رکھتا ہے۔ عیدالاضحیہ ہمیں قربانی، جرأت، استقامت اللہ کی رضا کو تسلیم کرنے اور سیدھا راستہ اختیار کرنے کا درس دیتی ہے۔ اگر دنیا بھر کے مسلمان عموماً اور پاکستان کے عوام خصوصاً ان نیکیوں اور اخلاقی قدروں پر عمل پیرا ہو جائیں تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسلامی دنیا اپنی کھوئی ہوئی منزل دوبارہ پا لے گی۔

صدر محترم نے کہا اسلام میں قربانی کا لفظ کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو ڈکشنری تک محدود ہو بلکہ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے لئے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ آپ سے پہلے بھی تمام انبیاء کو احکامات عطا کئے گئے۔ قربانی کا مطلب صرف جانور ذبح کرنا یا ان کا خون بہانا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب اپنی روح اور اپنے دل کو پاکیزہ کرنا ہوتا ہے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے آنے والی دنیا میں کامیابی حاصل کرنا ہے۔ عیدالاضحیہ ہم کو عظیم انبیاء کرام حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی بے مثال قربانی اور اطاعت کی یاد دلاتی ہے۔ ان کی قربانی ہمارے لئے روشنی کا ایک مینار ہے۔ اس میں یہ سبق بھی پنہاں ہے کہ ہر مسلمان کو حضرت اسماعیلؑ کی طرح جب بھی وقت پڑے قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

صدر نے کہا میرے عزیز ہم وطنو! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک کئی قسم کے مسائل کا شکار ہے۔ ہمارے حریف نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک ترقی کرے اور اپنی منفرد حیثیت بحال رکھے ہمیں ایک قوم کے طور پر یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ملک کے استحکام، یکجہتی کی حفاظت اور خوشحالی کے لئے ہمیشہ متحد رہیں گے۔ ہمارا راستہ قربانی کا راستہ ہو گا۔ ہم اپنے غریب بھائیوں دوستوں اور ضرورت مندوں کو آج کے دن فراموش نہیں کریں گے۔ یہ اللہ کا حکم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ دونوں عیدوں یعنی عید الفطر اور عیدالاضحیہ کے اپنے اپنے سبق ہیں۔ عید الفطر رمضان کے موقع پر اظہار تشکر کا ذریعہ ہے جب کہ عیدالاضحیہ کا تعلق حج سے ہے۔ جو ہمیں مساوات، بھائی چارے، مسلسل جدوجہد، قربانی، صبر اور عزم و ہمت کا درس دیتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے زندگی کے ہر مرحلے میں ان اقدار کو اختیار کریں۔

آخر میں صدر نے کہا کہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعا کریں۔ آپس میں اتحاد قائم رکھیں کیونکہ یہ اتحاد ہی ہے جو کسی قوم کی ترقی اور خوشحالی کے لئے سنگ میل کا کام انجام دیتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

نہیں کہ کبھی اندازہ میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن عام طور پر اندازہ صحیح ہوتا ہے۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو کچھ نہ کچھ قدم ضرور ترقی کی طرف اٹھے گا۔ صحیح اندازہ لگانے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ دس فی صدی کام اس رپورٹ میں سے کم کر دیا جائے۔ مثلاً کسی جماعت کی ترقی ۱۲ یا ۱۵ فیصدی ہے تو اس میں سے دس فیصدی کم کرنے کے بعد ہم کہیں گے کہ اس جماعت نے دس فیصدی ترقی کی ہے۔ پھر تمام جماعتوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے کہ (دعوت الی اللہ) کے طور پر کون سی مجلس اول ہے۔ تعلیم میں کون سی مجلس اول ہے۔ اخلاق کی ترقی میں کون سی مجلس اول ہے۔ ہاتھوں سے کام کرنے میں کونسی مجلس اول ہے نمازوں کی باقاعدگی میں کونسی مجلس اول ہے۔ اس قسم کے مقابلوں سے ایک دوسرے سے بڑھنے کی روح ترقی کرے گی اور اگر کسی مجلس کا کام فرض کرو پچھلے سال بھی دس فیصدی تھا اور اس سال بھی دس فیصدی ہے تو اس کے متعلق سوچنا چاہئے۔ کہ کیا وجوہ ہیں جو اس مجلس کی ترقی میں روک ہیں۔ پس ایسے ذرائع سوچے جا سکتے ہیں جن سے معین نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ سات سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔

(مشعل راہ صفحہ ۵۱۴)

بقیہ صفحہ ۴

شعر یاد آیا۔

حسرت پہ اس مسافر بیکس کی روئیے
جس کا جہاز ڈوبا ہو ساحل کے سامنے

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے ان کے پسماندگان کو احمدیت پر استقامت بخشے۔

(ماہنامہ الفرقان۔ جون ۱۹۶۳ء۔ ص ۱۰-۱۱)

خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شفیق عمران صاحب ابن مکرم لطیف احمد صاحب قریشی ۱ لکیمسٹ گولبازار ربوہ کو مورخہ ۹۴-۵-۲۴ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب شاہد دار الصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خوش بخت بنائے۔

نکاح

○ مکرم طارق مسعود صاحب ابن مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب چیمہ کا نکاح بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۹۴-۵-۱۸ کو محترمہ ثمرہ محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) جرمن مارک پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ریاض احمد صاحب چوہدری ربوہ کا موتیا اور مثانہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا تھا اپریشن کامیاب رہا لیکن زیادتی پیشاب کی وجہ سے بیمار اور پریشان رہتے ہیں۔

○ مکرم تنویر شاہ صاحب ڈسپنسر ربوہ کی بیٹی عزیزہ منورہ صاحبہ جرمنی میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب جرمنی میں بعارضہ ٹی۔ بی (گلا) بیمار ہیں۔ ان کے تین اپریشن ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء عطا فرمائے

سانحہ ارتحال

○ مکرم ولی محمد صاحب بھکہ ضلع سرگودھا ۲۵۔ مئی ۹۴ء کو بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور بعد نماز عشاء بیت المحمود میں محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب نائب وکیل التبشیر نے دعا کرائی۔

آپ مکرم مبشر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ کے والد محترم تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب آف میانوالی حال ربوہ محلہ دار الیمن غربی مختصر علالت کے بعد ۲۱۔ مئی ۹۴ء کو ۵۰ سال کی عمر میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ مورخہ ۲۲۔ مئی کو نماز فجر کے بعد نماز جنازہ مکرم مولوی عقیل صاحب معلم وقف جدید نے پڑھایا اور عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ عنایت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مانگٹ بعمر ۵۸ سال مورخہ ۹۴-۵-۲۱ کو [illegible] وفات پا گئیں۔ آپ کا جنازہ مکرم نسیم احمد شمس صاحب نے مانگٹ اونچا میں پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔

ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔

مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنا نام محمد انور الحق سے تبدیل کر کے محمد انوار الحق رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے محمد انوار الحق سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد انوار الحق
مغل پورہ لاہور

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمد اشرف اسحاق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فجی کی بیٹی عزیزہ محمودہ منورہ نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ۷۶۶/۸۷۵ نمبر حاصل کر کے ضلع جھنگ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے اور تحصیل اور گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ کلاس ششم سے تمام سیکشنوں میں پہلی پوزیشن حاصل کرتی رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

(محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم بابو محمد حسین صاحب)

ورثاء مکرم بابو محمد حسین صاحب وصیت نمبر ۵۶۶۳ ساکن نمبر ۱۴۲۲ اکبر روڈ صدر بازار شمالی چھاؤنی لاہور نے اطلاع دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ امانت تحریک جدید ربوہ میں موصوف کے ۹۱۰۲/۲۵ روپے موجود ہیں۔ یہ رقم موصوف کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب کو ادا کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم چوہدری عبد الشکور صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب (بیٹا)
۵۔ مکرم چوہدری رشید حسین صاحب (بیٹا)
۶۔ مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب (بیٹا)
۷۔ مکرم چوہدری نصیر حسین صاحب (بیٹا)
۸۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب (بیٹا)
۹۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
۱۰۔ محترمہ فیاض اختر صاحبہ (بیٹی)
۱۱۔ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۱۲۔ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۱۳۔ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ (بیٹی)
۱۴۔ محترمہ عذرا قدسیہ صاحبہ (بیٹی)
۱۵۔ محترمہ سلمیٰ قدسیہ صاحبہ (بیٹی)
۱۶۔ محترمہ نجمہ قدسیہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

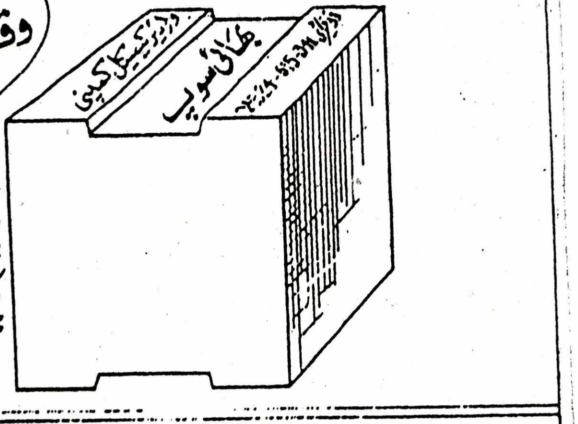

بھائی سوپ رجسٹرڈ

WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۶۷۷۶۴

فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰/ ۵۲۴۰

خبریں

ربوہ : 31- مئی-1994ء
رات آندھی آئی۔ گرمی کی شدت جاری ہے درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مردم شماری اکتوبر میں ہو گی۔ اذان کے سوا لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ موجودہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں فوری طور پر توڑ دی گئیں۔ کپاس کی امدادی قیمت بڑھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ کپاس کے وائرس کے سلسلے میں وفاقی کابینہ نے حفاظتی اقدامات کی منظوری دے دی ہے۔ زکوٰۃ کی تقسیم اب بینکوں ڈاک خانوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے ذریعے ہو گی۔ صدر، وزیر اعظم، چیئرمین ڈپٹی چیئرمین سینٹ سپیکر ڈپٹی سپیکر اور قائد حزب اختلاف کو مراعات دینے کی تجویز ختم کر دی گئی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ارکان کی اکثریت نے استعفے نہ دینے کی یقین دہانی کرا دی ہے۔ ان میں پنجاب کے اراکین بھی شامل ہیں۔ یہ اراکین اسمبلیوں میں ایسا بحران پیدا کرنے کے حق میں نہیں جو موجودہ اسمبلیوں کے خاتمہ کا باعث بن جائے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ بے نظیر ملک توڑنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔ وہ بھارت کی مدد کرنے کا اعتراف کر چکی ہیں انہیں زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی کو بھارتی ایجنٹ کہیں۔

○ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس نعیم الدین نے کہا ہے کہ سیاسی نظام کو تباہی سے بچانے کے لئے وفاداری تبدیل کرنے کا رجحان ختم کرنا ہو گا۔

○ پنجاب اسمبلی کے ۱۱ مئی کے اجلاس کا ریکارڈ ہائی کورٹ میں پیش کر دیا گیا۔ یہ اجلاس عدالت نے قومی اسمبلی کے ایک رکن کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے سات اراکین کی نااہلی اور ان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کرنے کی درخواست پر طلب کیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سیاسی نظام مستحکم ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کے بارے میں امید ہے کہ وہ بڑھ کر ۲۔ارب ڈالر ہو جائے گی۔

○ ڈاک کی شرح میں ۱۰۰ فیصد اضافے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ڈاک کا لفافہ ۲ روپے کا ہو گا۔ ارجنٹ میل سروے کی فیس بارہ سے بڑھا کر چوبیس روپے۔ امارات سعودی عرب کے لئے لفافہ چودہ سے بڑھا کر ۲۸ روپے کا اور امریکہ اور دیگر ریاستوں کے لئے لفافہ سولہ روپے سے بڑھ کر ۳۲ روپے کا ہو جائے گا۔

○ گجرات میں شدید گرمی اور لو سے ۱۸ بچوں سمیت ۲۸۔ افراد بے ہوش ہو گئے۔ سکولوں اور دفاتر میں حاضری کم ہو گئی۔ لوڈ شیڈنگ کے خلاف شہریوں نے نعرے لگائے اور احتجاج کیا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ ہم استعفے نہیں دیں گے۔ عوام کی طاقت سے ان کے مسائل حل کریں گے انہوں نے شکوہ کیا کہ گورنر کا تقرر میرے مشورہ کے بغیر کیا گیا ہے اغوا شدہ افراد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ان کی بازیابی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

○ اسلام آباد میں پانی کے حصول کے لئے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ مظاہرین نے اسلام آباد ہائی وے بلاک کر دی۔ مظاہرہ سے فیض آباد تک' ٹریفک بند ہو گئی۔ پولیس مظاہرہ ختم کرنے میں ناکام ہو گئی تو لاٹھی چارج شروع کر دیا گیا پھر آنسو گیس برسائی گئی۔ گورنر سندھ اور وزیر اعلیٰ مظاہرین کے روڈ بلاک میں پھنس گئے جن کو پولیس نے ڈیڑھ گھنٹے کی کوشش کے بعد ہجوم سے نجات دلائی۔

○ خوشاب میں مذہبی تنظیموں نے مساجد اور امام بارگاہوں پر مورچہ بندی کر لی ہے۔ مختلف تنظیموں نے یہ اقدام محرم میں ممکنہ تخریب کاری سے بچنے کے لئے کیا۔ عام لوگوں میں خوف و ہراس پایا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے ماحول سازگار ہے اور ہم غیر ملکیوں کو ہر ممکن مدد دیں گے۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے کنوینر سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ الطاف حسین کی مرضی کے بغیر حکومت سے مذاکرات نہیں کئے جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے لئے سندھ اور سرحد کے وزرائے اعلیٰ کو اعتماد میں لے لیا گیا ہے۔ کام مکمل ہو چکا ہے جلد کابینہ سے منظوری حاصل کر لی جائے گی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ یکم جولائی سے ملازمتوں پر پابندی ختم کر دی جائے گی۔ محکمہ خزانہ نے خالی آسامیوں کی تفصیلات طلب کر لی ہیں۔

○ اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ اور لاہور کے ہوائی اڈوں پر جدید ریڈار سسٹم کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور ایئرپورٹ پر نصب ریڈار کی مالیت پونے دو ارب روپے ہے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ قومی حکومت قائم کر کے قوم کو عدم تحفظ سے نجات دلائی جائے۔

○ سابق وزیر مملکت اور موجود ایم این اے جام معشوق علی نے اپنا استعفیٰ نواز شریف کو ایک دوست کے ذریعے دستی بھجوا دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں پھر ہنگامہ ہو گیا اور "بی بی گو استعفیٰ دو" کے نعرے لگائے گئے۔ ہنگامہ وفاقی وزیر اقبال حیدر کے ان ریمارکس پر ہوا کہ قائد حزب اختلاف کاغذ کے چیتھڑوں کو استعفے کہتے ہیں۔ ہمت ہے تو سپیکر کو پیش کریں۔

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان نے کہا ہے کہ ان کی جماعت حکومت پنجاب سے الگ ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا وزیر اعلیٰ منافقت کی سیاست کر رہے ہیں۔

○ پنجاب نے وفاق سے اپنے حصہ کی ۷۷۳۔ کروڑ روپے کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ رقم مل گئی تو فاضل بجٹ پیش کیا جائے گا۔

○ حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ پرائمری سکولوں میں چھٹیاں ۸۔ جون سے ہوں گی۔ باقی سکول ۱۵۔ جون سے چھٹیاں کریں گے۔

○ جنوبی یمن کے روسی طیاروں نے شمالی یمن کی فوجوں پر مسلسل بمباری کر کے شمالی یمن کی فوجوں کی پیش رفت کو مکمل طور پر روک دیا ہے۔ اور صدر علی عبداللہ صالح کا جلد قبضہ کرنے کا منصوبہ خاک میں مل گیا ہے۔

○ شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اگر جنوبی کوریا نے مشترکہ معاہدہ ختم کیا تو اسے سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔

○ چین نے غیر ملکی صحافیوں کے ایک گروپ کو ملک بدر کر دیا ہے۔ جن میں جنوبی کوریا کے اخبار نویس بھی شامل ہیں۔

○ اقوام متحدہ نے عالمی برادری سے روانڈا کے دربدر ہونے والے ۱۶۔ لاکھ افراد کی مدد کرنے کی اپیل کی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روانڈا میں خانہ جنگی کے دوران دو سے پانچ لاکھ کے درمیان مقامی باشندوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ نئی دہلی میں پاک بھارت غیر سرکاری مذاکرات ہو رہے ہیں جن میں کشمیری نمائندے بھی شریک ہیں۔ ان مذاکرات میں مسئلہ کشمیر سرفہرست ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ حکومت آئی ایم ایف سے طے شدہ معاہدے کے مطابق بجٹ پیش کرے گی۔ اس کے نتیجہ میں ملک شدید اقتصادی بحران کا شکار ہو گا اور عوام میں بے چینی کی لہر دوڑ جائے گی۔

بقیہ صفحہ ۱

۱۱۔ مکرمہ رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد بشیر خان صاحب گلگتی (سفارش صدر انجمن)

۱۲۔ مکرم ٹھیکیدار نذیر احمد صاحب (مبارک احمد سلیم کارکن ادارہ تعمیر کے بھائی تھے) ربوہ (سفارش صدر انجمن احمدیہ)

۱۳۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب۔ صدر حلقہ عثمان والا ربوہ۔ (سفارش صدر انجمن احمدیہ)

۱۴۔ مکرم نصیر احمد صاحب طارق۔ اسلام آباد (سفارش صدر انجمن احمدیہ)

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ڈیلر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۰۶
●۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ٹن ۲/ گلی ۳۲ اسلام آباد
●۔ ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ
●۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی فون: ۵۴۸۱۶۹ PP
●۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۴۴ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴